راز و نیاز



مصنّف

فرید الدّین احمد خلیفہ حضرت فاروق احمد شاہ بلھاری 9663317240

حمد

یا اللہُ یا رحیم و یا رحمان — یارّبِ ذُوالجلالِ والاکرام
ہے بڑی نرالی تیری شان — عجب غضب ہیں تیرے کام
حکمت سے تیری ہے سب حیران — رحمت تیری لوٹے خاص وعام
خلقت میں سارے ہیں تیرے نشان — قران ہے مقدس تیرا کلام
سب میں ہے تو پھر بھی سبحان — بوجھا جو یہ وہ ہے عارف مقام
ہے تجلّی تیری ہر سو ہر آن — جیسے نقطہ میں سمایہ سارا نظام
نفی واثبات سے کریں تیرا دھیان — اور ہر پل بجالائیں تیرے احکام
دیکھانہ کچھ غیر جب ہوئی تیری پہچان — کھویا جو خود کو پایا تمام
تیری شان ہو کیا فریؔد سے بیان — توہے لاشریک تیری ہستی مدام

وصالِ یار

تیری فنا میں ہی یار کا ہے وصال
تیرے ہر رنگ میں اسی کا ہے کمال

وہ خالق خیر و شر وہ عزیز وہ سبحان
وہ جمیل ہے اسے پسند ہے جمال

آئنہ بن دکھا دیکھتے کو تو فقط
اسکی نہیں عالم میں ہے کوئی مثال

تو ہے قطرہِ دریہ تو ہے عکس کبریہ
تو کسی حسین کا ہے خیال تو ہے شولہِ مشال

وہ موجدِ بے مثال وہ صاحبِ جلال
لن ترانی کہ دیکھہ سکے اسے یہ کس میں ہے مجال

تو ہے ممکن مگر تیرے مثل کا ہے فنا و بقا ہر دم
نہ ہو مگر تبدیل ذات ہے یہی تجدّد امثال

فرید تو نہ تھا کبھی نہ تو ہے ابھی
اس حال کو جو جان لے ہے اسکا بلند اقبال

عشقِ احمدؐ

لبوں پہ جو آیا نامِ محمدؐ ایک بار　　دل نے پکارا صلوعلیہ وآلہ باربار
آنکھیں ترستی ہیں دل بے چین ہے　　اب نہ اور ہو پائے گا ہم سے انتظار
دے دیجے درشن ہیں ہم بھی منتظر　　میرے آنگن بھی ہو آپؐ کے آنے کی بہار
نکل پڑے ہیں راہِ مدینہ پہ اب ہم　　نہ رو کینگے گر کوئی روکے یا آجائے دیوار
وقت کے پر لگ جاے فاصلہ مٹ جائے　　یادِ مصطفٰے میں دوریاں بن گئ دشوار
مدینہ کی گلیاں گھوموں مجنوں بنکر　　کردینگے جان وتن آقاؐ پہ ہم نثار
قدم چوم لیتے ہیں جو ہو آئے مدینہ　　اب یہ ہوگئے اپنے اور اپنے بنے اغیار
فرؔید عاشقِ احمدؐ ہے غلام ہے سرشار　　اس عادت پہ گر مل جائے حامیِ سرکار

درود وسلام

ساقی کوثر شافئہ محشر امت پہ رحمت رب کے یاور
میراج کی رات کا سہانا سفر دیکہ آئے عالم ابھی گرم تھا بستر

سیدی سلام آُپ پر درود آُپ پر
حبیبی سلام آُپ پر درود آُپ پر

پل میں بلایا محبوب کو عرش پر رب کوتھا جو دیکھنا آُپ کوجی بھر
ساری خلقت اک اشارے پہ میسّر امت پہ ہیں آُپ کے احسان اکثر

سیدی سلام آُپ پر درود آُپ پر
حبیبی سلام آُپ پر درود آُپ پر

شان نبی ہے خود قرآن سے ظاہر وحدت میں نور محمّد ﷲ اکبر ﷲ اکبر
اک اشارے پہ آُپ کے ہوا شق القمر سورج بھی پلٹا مغرب سے عصر

سیدی سلام آُپ پر درود آُپ پر
حبیبی سلام آُپ پر درود آُپ پر

فرؔید کی حالت پہ بھی ہو سرکار کی نظر اس آرزو پہ میرا ہو دنیا سے گزر
ہو روشن نور سے آپ کے میری قبر یہی دعا کرتے ہیں شام اور سحر

سیدی سلام آُپ پر درود آُپ پر
حبیبی سلام آپ پر درود آُپ پر

سلام

سلام ان پر کے جو آقا ہمارے اور تمہارے ہیں
سلام ان پر جو رحمت سراپا ہیں رب کے دلارے ہیں
سلام ان پرکے جو بلاتےاور پیڑ بھی چلے آتے ہیں
سلام ان پر کے جو کنکر سے بھی کلمہ پڑھاتے ہیں

سلام ان پر جنکی چاہت سے شجر جنت جاتے ہیں
سلام ان پر جو اپنوں اور پرایوں کا غم کھاتے ہیں
سلام ان پر جن کےاشارے سے چاند کے ہوے ٹکڑے
سلام ان پر جنکے نواسے امت پے قرباں ہوے جاتے ہیں

سلام ان پر جن کے حسن سے عالم نورانی ہے
سلامان پر جنکے لیے خدا نے خلخت پنائ ہے
سلام ان پر جنکے سدقے خدانےآدم کو حوا سے ملایا ہے
سلام ان پر کے جنکے دیدار کو خدا نےعرش پر بلایا ہے

سلام ان پرخد خدا بھیجے اور سارے ملایکہ بھی
اِنّ اللہَ وَ ملٰئکتہٗ یُصلّونَ علٰی اَلنّبی
سلام ان پر کے قبول سلام سے ہے اپنی سلامتی
سلام ان پر کے جنکے درسے عالم رزق ہے پاتی

سلام ان پر کے جنکے وسیلے سے بلا ہے ٹلتی
سلام ان پر جوحشر میں کہتے ہوںگے امتی امتی
سلام اب لیلو فرید کا کہ اپنی کشتی بھی ہے مچلتی
یقیں ہوگیا جواب سلام کا کہ اب تقدیر ہے بدلتی

میرے پیر

آنکھوں سے وہ کچھ ایسا پلا گیا　　مجھ نادان ہستے کویوں رولا گیا

مر دہ تھا دل جسکو وہ جِلا گیا　　ڈھونڈتا تھا جسکو وہ دکھا گیا

خدا کا کرم ہے کہ وہ مجھے ملا　　حق و باطل کا فرق سمجھا گیا

نورِ حق سے نورِ محمدی پھر نورِ پیر　　اوراس نور کو مجھ تک پہنچا گیا

ہر شئ میں مقصد جو تھا ڈھونڈتا　　ہر شئ کو شکل وہ دکھا گیا

حق سے تھے دور سمجھ سے مجبور　　نظر پلٹا کے میری خالق سے ملا گیا

نہ تھا عابد نہ تھا زاہد میں کبھی

ایک نظر میں فرید کو عارف بنا گیا

کلامِ حال

غیر کی سورت سے وہ ظاہر لا إلہ إلا اللہ
اسکی ہستی کے ہم مظہر لا إلہ إلا اللہ
اسکی قدرت کا ہے تماشا لا إلہ إلا اللہ
ہر شی لگتی اسکا سایا لا إلہ إلا اللہ
جسکی تجلی میں ہیں سارے زمانے لا إلہ إلا اللہ
اسکے کُن کے ہیں سارے فسانے لا إلہ إلا اللہ
عالم سمایا ایک نقطہ میں لا إلہ إلا اللہ
نقطہ سمایا بسمِ اللہ کے ب میں لا إلہ إلا اللہ
خلق یہ ساری اسکا نظارہ لا إلہ إلا اللہ
وظاہُرولباطِنُ میں ہے یہ اشارہ لا إلہ إلا اللہ
اسکی ہستی اپنی نیستی لا إلہ إلا اللہ
جیسے ہے لکڑی اور کرسی لا إلہ إلا اللہ
چاہت و لذّت صورت سے ساری لا إلہ إلا اللہ
الحَمدُ للہ سے تعریف تیری لا إلہ إلا اللہ
سورت فانی مورت فانی لا إلہ إلا اللہ
ہرشی میں ظاہر ربِ سبحانی لا إلہ إلا اللہ
فرید کو حاصل ہوئی یہ دولت لا إلہ إلا اللہ
رب کی رحمت پیر کی صحبت لا إلہ إلا اللہ

حجاب خودی

تیری خودی تیرا حجاب ہے نہ سمجھ سکے جو بڑا عذاب ہے
جس روشنی کی تجھے تلاش ہے دیکھ تیرے سر پہ آفتاب ہے
وہ چلے چاند کو دیکھنے میلوں، نظر گھما عالم تیرے پاس ہے
تیرا عروج تیری فنا سے ہے تیری فنا میں ہی تو کامیاب ہے
دور کر قلب کو خیالِ خلق سے خدا کب تجھ سے دور ہے
گر سمایہ ہے عالم تصور میں یہ تیرے آنکھوں کا قصور ہے
فعل کو اس طرح تو جان لے خود کو حقیقی فاعل نہ تو مان لے
فعل سے نیکی وبدی جس میں نہ تو مختار ہے نہ مجبور ہے
در حقیقت نہ تو ہے نہ تو فاعل تھا نہ تیرا کوئی فعل ہے
یہ تو اللہ کے اسماء و صفات اور اسکی تقدیر کا ظہور ہے
فریدؔ ہے ثابت جس عالم میں اس عالم کا کوئی وجود نہیں
جسکے وجود سے ہے عالم تمام ظاہر فریدؔ اسکا ثبوت ہے

قطرہ سمندر

قطرہ سمندر ہوں اور سمندر میں فنا ہوں
یار سے ہوں یار کا ہوں یار بن نہیں ہوں

اس حال میں یا جس حال میں کیا کچھ کمال کرتا ہوں
ہر کمال میں میرے اسی کو با کمال پاتا ہوں

وہ مجھے دیکھتے ہیں میں انہیں دیکھتا ہوں
عالم یہ کھیل ہے اسکا اور میں کھلونا ہوں

شہد کی لذت اسی سے اور پھول کی خوشبو بھی
نیند کی راحت اسی سے جو میں پاتا ہوں

درد کی شدت اسی سے درد کی دوا اسی سے
تو جان لو کہ میرا کیا ہے اور میں کیا ہوں

منگتے کی حاجت اسی سے حاجت روا بھی وہ ہے
شریعت سے بہ اختیار طریقت سے لا اختیار ہوں

خود شناسی سے ہی خدا شناسی ہے جان لو
ہر فعل میں اس عالم کے فاعل اسی کو پاتا ہوں

میں حیران ہوں میری شدت حیرانی نہ پوچھو
کہ میں کس جیز میں کیا کیا دیکھتا ہوں

فریدؔ وہ پروانہ نہیں جو جلنے سے ڈر جائے
یہ میری ہے آرزو کہ تیرے عشق میں فنا رہوں

اعلیٰ نظر

نہ عادت میں دیکھ نہ دیکھ تو فطرت میں
لے نظر مرشد سے اور دیکھ وحدت کثرت میں
نہ اسیر بن شکل میں دیکھ ذرا اتر کے دل میں
گر اعلیٰ ہوجاے نظر پھر دیکھ کثرت کووحدت میں
یہ عالم کھیل ہے اسکا اور وہ اکیلا ہے اس میں
میری چاہت و حرکت اسکی چاہت و حرکت میں
وہ مجھ میں ہیں ظاہر اور ہوں ظاہر میں ان میں
کہ وہ میرا وجود ہیں اور انکا ہوں ثبوت میں
لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ کہ اس جیسا ہے کوئی نہیں
ألا إنه بكل شيء محیط ہر چیز اسکے احاطے میں
عالَم کا ہے تماشہ ازل سے ابد تک بس غیریت میں
سوا اسکے کوئی نہیں گردیکھ عینیت کے آئینے میں
اعلیٰ نظر یہ حاصل ہوئی فرؔید کو مرشدِ کامل میں
تو دیکھے ہے وحدت کثرت میں اور کثرت وحدت میں

تجلیِ یار

نہ چاند سے چاندنی ہے نہ سورج سے روشنی ہے
جان لو نہ آگ میں گرمی ہے نہ پانی میں روانی ہے
در حقیقتِ یار کی تجلّی سے عیاں صورتِ فانی ہے
جیسے نقطہ سے حروف اور حروف سے کہانی ہے
کوئی شئ عالم کی نہ خدا جیسی ہے نہ خدا ہے
خدا عالم کی کسی شئ سے نہ دور ہے نہ جدا ہے
میں جو بولوں پہلے اسکی میں پھر میری میں ہے
ہوں جو بولوں پہلے اسکی ہوں پھر میری ہوں ہے
ہر پل نظر آتی یہ رنگ برنگی دنیاں لاسانی ہے
اعلیٰ نظر سے دیکھو ہر شئ میں صورتِ سبحانی ہے
فرید جو کہے لگے یہ لفظ اسکے ہیں یہ زبان اسکی ہے
عارف کہے نہ بیان اسکا نہ مکان نہ ہستی اسکی ہے

FAREDUDDIN AHMED J S

142 4TH CROSS NEHRU COLONY

BELLARY KARNATAKA. 583101

INDIA.

+91 9663317240

fareduddin@gmail.com